اردو میں تراجمِ حدیث

از جناب سید محبوب صاحب رضوی کٹیلاگر کتب خانہ دارالعلوم دیوبند

دنیا کی کسی زبان کو امتیازی حیثیت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں تراجم نہ ہوں۔ چنانچہ ہر علمی زبان اپنے ابتدائی دورِ حیات میں کم مایہ اور نادار رہتی ہے لیکن تراجم کے بعد اس کا علمی سرمایہ وسیع تر ہو جاتا ہے کوئی زبان اس وقت تک ہمہ گیر اور علمی زبان ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی جب تک کہ اس میں تراجم کے ذریعہ مختلف زبانوں سے کثیر التعداد فنی اور علمی لٹریچر منتقل نہ ہو چکا ہو۔ پھر جس زبان میں جس قدر تراجم ہوں گے اسی قدر اس زبان کا لٹریچر وسیع المعلومات اور گلہائے رنگ رنگ سے مزین ہو گا۔ مشہور مترجم مولوی عنایت اللہ دہلوی کا قول ہے کہ "اگر دنیا میں مترجم نہ ہوتا تو روئے زمین پر علم کی جھیلیں اور دریا تو ہوتے مگر ان کو ملا کر ایک "بحرِ ناپیدا کنار" بنانے والا کوئی نہ ہوتا"

گذشتہ ڈیڑھ صدی میں مختلف زبانوں سے بڑی کثرت کے ساتھ اردو میں ترجمے کئے گئے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان میں سے اکثر کتب کے ترجموں کو ابنائے ملک کی عدم توجہی کے باعث ایک سے زائد مرتبہ شائع ہونے کی نوبت نہ آسکی۔ اس قسم کے ترجمے زیادہ تر پرانے کتبخانوں اور لائبریریوں میں سے ملتے ہیں، تجارتی کتب خانوں کی فہرستیں ان کے ذکر سے یکسر محروم ہوتی ہیں۔ اردو میں تراجم کی کثرت کو دیکھتے ہوئے اردو کی وسعت علمی اور اس میں ہر نوع کے لٹریچر کی بہتات کا بے اختیار اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اردو میں بھی جیسا کہ دوسری علمی زبانوں میں ہوا ہے۔ تراجم کا کام انفرادی اور اجتماعی دونوں حیثیتوں سے عمل میں آیا ہے، اجتماعی حیثیت سے اردو میں ترجموں کی اولیت کا سہرا فورٹ ولیم کالج کے

ارکان کے سر ہے جو نو وارد انگریزوں کو ہندوستان کی ملکی اور دفتری زبان سکھلانے کے لئے سنہ ۱۸۰۰ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اس میں علم و ادب کے مختلف شعبوں، تاریخ، صرف، نحو، اخلاق اور قانونِ مذاہب کی کتابوں کے ترجمے کئے گئے۔

فورٹ ولیم کالج کے بعد دہلی عربک کالج، سائنٹفک سوسائٹی علیگڈھ، نواب صدیق حسن مرحوم والیٔ بھوپال، پیسہ اخبار لاہور اور وکیل اخبار امرتسر کے تراجم و تصانیف کے ادارے، دارالترجمہ آصفیہ اور انجمن ترقی اردو، دارالمصنفین اعظم گڈھ اور ندوۃ المصنفین دہلی وغیرہ ادارات کی خدمات زیادہ نمایاں ہیں مگر اردو میں تراجم کا بیشتر حصہ ابتک انفرادی کوششوں کا مرہونِ منت ہے۔ دہلی عربک کالج میں زیادہ تر ریاضیات میں کتابیں ترجمہ کی گئیں۔ سائنٹیفک سوسائٹی نے تاریخ وغیرہ علوم پر تراجم شائع کئے، پیسہ اور وکیل اخبار کی جانب سے تاریخ اور مذاہب کی کتابوں کے ترجمے کئے گئے۔ نواب صدیق حسن مرحوم نے علم الحدیث میں صحاح ستہ کے تراجم کرائے۔ آخر میں دارالترجمہ آصفیہ نے تو اردو کے لئے مسیحا نفسی کا کام کیا اور اب بلا خوفِ تردید کہا جا سکتا ہے کہ قدیم و جدید علوم و فنون میں کوئی علم و فن نہیں جس کی متعدد متعدد کتابیں اردو میں منتقل نہ ہو چکی ہوں۔ غرضکہ اس کے دامن میں تمام علوم و فنون کے علمی جواہر پارے سمٹتے چلے جا رہے ہیں اور اردو میں نقل علوم و ترجمۂ فنون کا کام نہایت تیز رفتاری سے ترقی پذیر ہو رہا ہے۔

انفرادی تراجم کا کام فورٹ ولیم کالج سے بہت پہلے شروع ہو چکا تھا چنانچہ اس سلسلے میں سب سے پہلے مذہبی کتابیں ترجمہ ہوئیں۔ محمد حسین کلیم نے شیخ اکبرؒ کی مشہور کتاب فصوص الحکم کا ترجمہ کیا اس سے پہلے بھی بعض کتب کے تراجم ہو چکے تھے۔ ۱۲۰۵ھ/۱۷۹۰ء میں شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی اور پھر شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی نے قرآن مجید کے اردو میں ترجمے کئے۔

راقم السطور گذشتہ چند سالوں سے اردو تراجم کی ایک تفصیلی فہرست مرتب کر رہا ہے جو ڈیڑھ سو سال سے اب تک اردو میں ہوئے ہیں۔ اس فہرست کی تقسیم علوم و فنون پر رکھی گئی ہے۔ فہرست کا

گو معتد بہ حصہ مرتب ہو چکا ہے مگر پھر بھی اس میں بہت کچھ کام باقی ہے۔ ذیل میں عنوان "علم الحدیث" کی کتابوں کے ترجمے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان تراجم میں بیشتر ترجمے تو وہ ہیں جو اب بہت کمیاب اور نادر ہو چکے ہیں۔ بعض ترجمے تجارتی کتب خانوں میں ملتے ہیں جن سے بآسانی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ بلحاظ اہمیت بعض کتب کے متعدد ترجمے کئے گئے ہیں اس کی حسب موقع تصریح کر دی گئی ہے۔

علم الحدیث میں جو کتاب اردو میں سب سے پہلے[1] ترجمہ ہوئی وہ حسن الصغانی کی مشارق الانوار ہے عجیب اتفاق ہے کہ متن حدیث میں بھی یہ پہلی کتاب ہے جو ہندوستان میں تالیف ہوئی۔ شیخ عبدالحقؒ دہلوی کے زمانہ تک مشارق الانوار درسِ حدیث میں شامل تھی۔ مشہور مجاہد مولانا خرم علی بلہوریؒ (خلیفہ حضرت سید احمد شہیدؒ) نے ۱۲۴۹ھ میں تحفۃ الاخیار کے نام سے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

فنِ حدیث کے متعلقہ فنون کی کتابیں جو اردو میں ترجمہ ہوئی ہیں ان کو بھی عنوان "علم الحدیث" کے ذیل میں شامل کر لیا گیا ہے البتہ مضمون کے طویل ہو جانے کے خوف سے چہل حدیث کے متعدد ترجموں کو حذف کر دینا پڑا ہے۔ اگرچہ میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے تاہم بہت ممکن ہے کہ بعض تراجم کا پتہ مجھے نہ چل سکا ہو۔ اس لئے اگر کسی صاحب کی نظر میں علم الحدیث میں کوئی ایسا ترجمہ ہو جس کا ذیل میں ذکر نہیں ہے تو از راہِ کرم اس سے مجھے مطلع فرمائیں یہ نہ صرف مجھ پر احسانِ عظیم ہوگا بلکہ ایک علمی خدمت بھی ہوگی۔

صحیح بخاری کے تراجم | (۱) **تسہیل القاری ترجمہ صحیح بخاری**۔ مصنفہ امام ابوعبداللہ محمد اسمٰعیل البخاریؒ

---

[1] علامہ رضی الدین حسن بن محمد صغانی کے اجداد صغانیان علاقہ ماوراء النہر کے باشندے تھے۔ ۵۷۷ھ میں ہندوستان آئے۔ صغانی نے ۶۵۰ھ میں وفات پائی۔ ہندوستان میں متن حدیث پر اب تک دو کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مشارق الانوار اور شیخ علی المتقی کی کنز العمال جو ۹۵۷ھ کی تصنیف ہے۔ ان دونوں میں اولیت کا فخر مشارق الانوار کو حاصل ہے۔ (س ا م)

یہ ترجمہ مولانا وحید الزماں صاحب[1] کا کیا ہوا ہے جنہوں نے صحاح ستہ کی کل کتب حدیث کو اردو میں منتقل کرنے کی عظیم الشان خدمت انجام دی ہے۔ ترجمہ کی زبان گو پرانی ہے مگر فی الجملہ سلجھی ہوئی اور سلیس ہے۔ تمہید میں فاضل مترجم نے اس ترجمہ کی جو خصوصیات بیان کی ہیں وہ یہ ہیں:۔

"اس کتاب عظیم النصاب کے ترجمہ میں بخلاف دیگر تراجم کے یہ کام کیا گیا ہے کہ حدیث کی اسناد نقل کی گئی ہیں اسی طرح ترجمہ میں بھی متن اور اسناد دونوں کا ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ عربی داں بھی اس ترجمہ سے حظ وافر اور غنائے تام حاصل کر سکیں دوسرے یہ کہ فتح الباری اور ارشاد الساری ان دونوں شرحوں کے تمام مضامین بانتہائے تحقیقات لفظی ترجمہ میں درج کئے گئے ہیں تیسرے یہ کہ مسائل فقہی میں نیل الاوطار شوکانی کے اکثر مضامین و مطالب اس میں جمع کئے گئے ہیں

---

[1] مولانا وحید الزماں مشہور عالم مولانا مسیح الزماں شاہجہاں پوری (استاد نظام دکن میر محبوب علی خاں) کے صاحبزادہ ہیں۔ ۱۲۹۴ھ میں مولانا وحید الزماں صاحب ہندوستان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے وہاں نواب سید صدیق صاحب والئ بھوپال کی تحریک سے صحاح ستہ کے ترجمے شروع کئے۔ نواب صاحب موصوف نے اس خدمت کے صلہ میں پچاس روپیہ ماہانہ وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔ ۱۲۹۵ھ میں موطا امام مالکؒ کے ترجمہ سے ابتدا کی اور ابوداؤد، نسائی، صحیح مسلم، صحیح بخاری اور ابن ماجہ کے تراجم ۲۸ سال کی مدت میں ختم کر دیئے۔

جامع ترمذی کا ترجمہ مولانا موصوف کے بھائی مولوی بدیع الزماں کا کیا ہوا ہے۔

تراجم حدیث کے علاوہ مولانا موصوف نے حدیث کے لغات میں بھی ایک کتاب "وحید اللغت" کے نام سے لکھی ہے مولانا وحید الزماں کے تراجم میں صحیح بخاری کے علاوہ اسناد حذف کر دی گئی ہیں۔ متن پر سہولت کی غرض سے اعراب لگا دیئے ہیں۔ ترجمہ بامحاورہ، سادہ اور سلیس ہوتا ہے ترجمے کے بعد تشریح طلب احادیث پر ضروری تشریحی فوائد لکھے ہوئے ہیں جو اس کتاب کی مستند شروح سے ماخوذ ہوتے ہیں جن کی مدد سے ایک متوسط درجہ کا لکھا پڑھا شخص بآسانی حدیث کا مطلب سمجھ سکتا ہے مگر اسی کے ساتھ یہ جتا دینا بھی ضروری ہے کہ مولانا موصوف غیر مقلد ہونے کی وجہ سے تشریحی فوائد میں مذاہب ائمہ اربعہ کے اجتہادات سے بہت کم ملکہ نہ ہونے کے درجہ میں بحث کرتے ہیں جس کی وجہ سے مقلدین مذاہب اربعہ کو مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس اہم کمی کے باوجود مولانا نے احادیث نبوی کو اردو میں منتقل کرنے کی جو عظیم الشان خدمت انجام دی ہے وہ بلا شبہ آپ اپنی مثال ہے غالباً اب تک کسی زبان میں کسی ایک شخص نے پورے صحاح ستہ کا ترجمہ نہیں کیا۔" س، م"

پس یہ ترجمہ جامع ہے قسطلانی اور فتح الباری اور نیل الاوطار کو چوتھا ایک عجیب کام کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ہر کتاب کے بعد وہ سب حدیثیں بھی بطور اختصار لکھدی ہیں جو اس کتاب سے متعلق صحاح ستہ وغیرہ حدیث کی باقی کتابوں میں مروی ہیں اور جن کو امام بخاریؒ نے اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے نہیں نکالا۔ اس سے یہ غرض ہے کہ جو کوئی اس کتاب کو حاصل کرلے اس کو کسی حدیث کے دیکھنے کے لئے صحاح ستہ وغیرہ اور کتابوں کی ضرورت نہ رہے۔ پس یہ ترجمہ جو جامع ہے تمام فوائد اور احادیث کا درحقیقت ایک شرح عظیم ہے اور اس کا اتمام تخمیناً تیس جلدوں میں نظر آتا ہے یعنی ہر ایک پارہ کی ایک ضخیم جلد ہوگی۔"

متن کی عبارت پر اعراب لگائے گئے ہیں۔ یہ ترجمہ جس کو "شرح" کہنا زیادہ مناسب ہے ۱۳۰۵ھ میں مطبع صدیقی لاہور سے شائع ہوا ہے

(۲) فیض الباری۔ مترجمہ مولوی محمد ابوالحسن صاحب۔ بجائے ترجمہ کے فیض الباری کو اگر شرح سے تعبیر کیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اس کی بھی ہر پارہ کی علیحدہ علیحدہ ۳۰ جلدیں ہیں جو گو تسہیل القاری جیسی ضخیم تو نہیں مگر پھر بھی کافی بسیط ہیں۔ متن حدیث پر اعراب لگائے گئے ہیں۔ فتح الباری۔ ارشاد الساری عمدۃ القاری، کواکب الدراری، تیسیر القاری۔ اور حاشیہ سندی سے متن کی تشریحات کی گئی ہیں اور ساتھ ہی حوالے بھی بیان کردیئے گئے۔ زبان نسبتاً اچھی اور عام فہم ہے۔ متن میں اسناد مذکور ہیں لیکن ترجمہ میں حذف کردی گئی ہیں۔ اوائل چودھویں صدی ہجری میں مطبع محمدی لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

(۳) تیسیر الباری:۔ مترجمہ مولوی وحید الزماں صاحب۔ تسہیل القاری ہی کے مترجم کا یہ ترجمہ بھی جو بلحاظ زبان پہلے سے زیادہ سلیس اور بامحاورہ ہے۔ تیسیر الباری کی کتابت وغیرہ کا انداز وہ ہے جو عام طور پر مترجم قرآن مجید کا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ متن کی عبارت کو بھی حنائی رنگ دیا گیا ہے اور عبارت پر اعراب لگائے ہیں۔ ترجمہ بین السطور ہے۔ حاشیہ پر فتح الباری، قسطلانی اور کرمانی، عینی سے ماخوذ مختصر تشریحات ہیں۔ نیز یہ بھی التزام رکھا گیا ہے کہ مختلف فیہ مسائل میں مذاہب اربعہ بھی بیان کردیئے ہیں۔ متن و ترجمہ میں

اسناد باقی رکھی گئی ہیں۔ غالباً طباعت کی سہولت کے پیش نظر ہر ایک پارہ علیحدہ علیحدہ چھاپا گیا ہے۔

(۴) فضل الباری۔ مترجم مولوی فضل احمد صاحب سیالکوٹی۔ یہ ترجمہ علیحدہ علیحدہ پاروں میں مع اعراب و اسناد و مختصر اسماء الرجال مطبوع ہوا ہے۔ ہر صفحہ پر دو کالم ہیں۔ پہلے کالم میں متن اور دوسرے میں ترجمہ ہے اور ان دونوں کے نیچے بہت مختصر تشریحات ہیں۔ ترجمہ کی زبان کسی قدر سلیس ہے۔ کتابت و طباعت بہتر ہے۔ تقطیع بڑی اور شاندار ہے۔ متن معرب ہے۔ یہ ترجمہ ۱۳۰۳ھ میں لاہور کے مطبع تاج الہند سے شائع ہوا ہے اس کے صرف پانچ پارے راقم السطور کی نظر سے گذرے ہیں۔

(۵) نصر الباری۔ مترجم کا نام تحریر نہیں ہے مگر اتنا تیقن ہے کہ یہ ترجمہ اہلحدیث حضرات کی جانب سے کیا گیا ہے۔ ترجمہ بین السطور اور تحت اللفظ ہے جس نے مفہوم کو بڑی حد تک مغلق بنا دیا ہے۔ بقیہ امور میں تیسیر الباری کا چربہ اتارنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے صرف آٹھ پارے نظر سے گذرے ہیں جو عبد الغفور غزنوی نامی شخص نے مطبع انوار الاسلام امرتسر سے شائع کئے ہیں۔

(۶) ترجمہ صحیح البخاری۔ مترجمہ میرزا حیرت دہلوی۔ زبان و بیان اور تہذیب و ترتیب کے لحاظ سے یہ ترجمہ اپنے تمام پیشرو ترجموں سے اچھا ہے۔ احادیث کی اصل عبارت اس میں باقی نہیں رکھی گئی گلیز کاغذ پر عمدہ کتابت و طباعت کی خوبیوں سے مزین تین جلدوں میں کرزن پریس دہلی میں طبع ہوا ہے۔ بہت کمیاب ہے۔ اس ترجمہ میں احادیث پر نمبر ڈالے گئے ہیں۔ تین جلدیں ہیں ہر ایک جلد دس پاروں پر مشتمل ہے پہلی جلد میں ۲۵۰۱ حدیثیں ہیں دوسری میں ۲۰۰۱۔ اور تیسری میں ۲۴۰۸۔ احادیث ہیں۔

(۷) ترجمہ صحیح البخاری۔ یہ صرف ترجمہ ہے۔ متن اور تشریحات اس میں نہیں ہیں۔ زبان کے لحاظ سے بہتر کہا جا سکتا ہے۔ طباعت صاف ہے اور کاغذ بھی اچھا ہے۔ احادیث پر نمبر شمار بھی ڈالے گئے ہیں۔ تین جلدوں میں حمیدیہ پریس دہلی سے شائع ہوا ہے اور وہیں سے بآسانی مل سکتا ہے۔ مترجم کا نام تحریر نہیں ہے۔

(۸) ترجمہ تجرید بخاری - مرتبہ علامہ حسین بن مبارک زبیدی - مترجمہ مولوی فیروزالدین لاہوری
علامہ حسین بن مبارک زبیدیؒ نے سہولت پسند لوگوں کیلئے صحیح بخاری سے اسناد اور مکرر احادیث کو علیحدہ کر دیا ہے
اس صورت میں بخاری کا حجم بہت کم ہوگیا ہے اور فن حدیث سے ناواقف لوگوں کے لئے بخاری کے مطالعہ
میں بڑی آسانی ہوگئی ہے۔ علم الحدیث کی اصطلاح میں اس قسم کی کوشش کو "تجرید" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔
ترجمہ کی زبان سلیس اور شگفتہ ہے البتہ ترجمہ کے ساتھ ضروری اور تشریح طلب مقامات پر تشریحات کا التزام نہیں
رکھا گیا۔ دو کالم ہیں ایک میں اصل عبارت اور دوسرے میں ترجمہ ہے شروع میں بطور مقدمہ امام بخاری کے
تفصیلی حالات اور تمام راوئین تجرید کے مختصر مختصر حالات لکھے گئے ہیں۔ پہلا ایڈیشن خود مترجم نے اپنے اہتمام سے
۱۳۳۹ھ میں لاہور سے چھاپ کر شائع کیا تھا۔ اب دوسری مرتبہ ملک دین محمد تاجر کتب لاہور نے نہایت اہتمام سے
عمدہ کاغذ پر شائع کیا ہے ——— یہ سب صحیح بخاری کے تراجم ہیں جن کی تعداد ۸ تک پہنچتی ہے۔
اردو میں غالباً اب تک کسی کتاب کے اس قدر تراجم نہیں کیے گئے۔

صحیح مسلم کے تراجم

(۹) معلم - ترجمہ صحیح مسلم - تالیف امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری - مترجمہ
مولوی وحیدالزماں صاحب۔ جیسا کہ فاضل مترجم کا قاعدہ ہے اس ترجمہ میں بھی متن کو باقی رکھکر عبارت پر
بغرض سہولت اعراب لگادیئے ہیں۔ متن کے ترجمہ کے علاوہ مختصراً نووی شرح مسلم کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے اور
کہیں کہیں خود مترجم کی بھی مزید وضاحت مطالب کے لئے تشریحات ہیں۔ گو زبان پرانی ہے مگر عام فہم اور
سلیس ہے۔ ترجمہ قابلِ اعتماد ہے۔ مطبع صدیقی لاہور میں چھ جلدوں میں چھپا ہے۔ کتابت وطباعت صاف
اور ستھری ہے۔ ۱۳۰۶ھ میں شائع ہوا ہے۔

(۱۰) ترجمہ صحیح مسلم - یہ صرف ترجمہ ہے زبان صاف اور سلیس ہے۔ مترجم کا نام تحریر نہیں۔
حمیدیہ پریس دہلی نے دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ عام طور پر ملتا ہے۔ کتابت وطباعت صاف اور کاغذ بھی اچھا ہے۔

تراجم سنن ابوداؤد

(۱۱) الہدی المحمود ترجمہ سنن ابوداؤد - تالیف امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث

السجستانی ۔ مترجمہ مولوی وحید الزماں صاحب ۔ تسہیل القاری اور معلم کی عام روش کے برخلاف ابوداؤد کا ترجمہ بہت مختصر ہے اور صرف متوسط قسم کی دو جلدوں میں شائع ہوا ہے ۔ تشریحات بہت کم اور کہیں کہیں ہیں ۔ معالم السنن، شرح ابوداؤد للنووی، حاشیہ زکی الدین منذری، حاشیہ علامہ ابن قیمؒ ۔ شرح مغلطائی شرح ولی الدین عراقی اور مرقاۃ السعود وغیرہ مشہور شروح تشریحات کا ماخذ ہیں ۔ متن مُعرّا ہے ۔ ۱۳۱۰ھ میں مطبع صدیقی لاہور سے چھپکر شائع ہوا ہے ۔

(۱۲) ترجمہ سنن ابوداؤد ۔ مترجمہ مولوی عبدالاول صاحب ۔ یہ صرف ترجمہ ہے ۔ زبان صاف اور سلیس ہے ۔ حمیدیہ پریس دہلی نے دو جلدوں میں شائع کیا ہے ۔ عام طور پر ملتا ہے ۔

تراجم جامع ترمذی

(۱۳) جائزۃ الشعاوذی ترجمہ جامع ترمذی ۔ تالیف امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی مترجمہ مولوی بدیع الزماں صاحب ۔ صحاح ستہ کے تراجم کی ابتدا اسی ترجمہ سے ہوئی ہے ۔ یہ ترجمہ ترجمہ کی حد تک مختصر ہے اور چونکہ ابتدائی ترجمہ ہے اس لئے بعد کے ترجموں کی طرح اس میں بالعموم تشریح طلب مقامات کی وضاحت نہیں ہے ۔ البتہ کہیں کہیں مترجم نے مختصر اشارے کئے ہیں ۔ اس ترجمہ کے مترجم مولوی بدیع الزماں مولوی وحید الزماں کے بھائی ہیں ۔ اس لئے جو خصوصیات مولوی وحید الزماں کے ترجموں میں پائی جاتی ہیں وہی اس میں بھی موجود ہیں ۔ سنہ طباعت ۱۲۹۹ھ ہے ۔ بڑی تقطیع پر ایک جلد میں مطبع مرتضوی دہلی میں چھپا ہے ۔ زبان گو پرانی ہے مگر سلجھی ہوئی ہے ۔

(۱۴) ترجمہ جامع ترمذی ۔ مترجمہ مولوی فضل احمد صاحب انصاری دلاوری ۔ مطبع نولکشور لکھنؤ نے ۱۳۰۹ھ میں دو جلدوں میں یہ ترجمہ شائع کیا ہے ۔ ترجمہ گو زیادہ پرانا نہیں مگر زبان میں قدامت کا عنصر غالب ہے، تحت المتن اور ترجمہ پر مختصر تشریحات بھی ہیں مگر بہت کم اور کہیں کہیں متن معرا ہے ۔ ترجمہ میں اسناد باقی رکھی گئی ہیں ۔ سفید کاغذ پر دو جلدوں میں چھپا ہے اور عام طور پر ملتا ہے ۔

(۱۵) ترجمہ جامع ترمذی ۔ جامع ترمذی کا یہ ترجمہ حمیدیہ پریس دہلی میں شائع ہوا ہے ۔ مترجم کا

نام حسب دستور اس پر بھی تحریر نہیں۔ ترجمہ کی زبان صاف اور سلیس ہے اس میں تشریحات بھی ہیں جو حنفی نقطۂ نظر کو ملحوظ رکھکر لکھی گئی ہیں عمدہ کتابت وطباعت کے ساتھ حمیدیہ پریس دہلی نے دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔

ترجمہ سنن نسائی | (۱۶) روض الربی ترجمہ سنن نسائی۔ تالیف امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی۔ مترجمہ مولوی وحیدالزماں صاحب۔ دو جلدوں میں ہے۔ اصل عبارت معرب ہے۔ ترجمہ کے ساتھ تشریحات بھی ہیں مگر مترجم نے ان کے ماخذ کا حوالہ بیان نہیں کیا۔ زبان عام فہم اور سلیس ہے۔ کتابت وطباعت صاف اور ستھری ہے مطبع صدیقی لاہور میں ۱۳۲۰ھ میں چھپا ہے۔

تراجم ابن ماجہ | (۱۷) رفع العجاجہ ترجمہ ابن ماجہ۔ تالیف امام محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی۔ مترجمہ مولوی وحیدالزماں صاحب۔ رفع العجاجہ ان تمام خصوصیات کا حامل ہے جو مولوی وحیدالزماں صاحب کے تراجم حدیث میں پائی جاتی ہیں۔ متن معرب ہے تشریحات مندرجہ ذیل شروح سے ماخوذ ہیں:۔ شرح مغلطائی، مصباح الزجاجہ للسیوطی، شرح حافظ برہان الدین ابراہیم حلبی، دیباچہ شرح کمال الدین موسیٰ دمیری۔ شرح سراج الدین شافعی انجاح الحاجۃ وغیرہ۔ ۱۳۱۱ھ میں مطبع صدیقی لاہور سے عمدہ کتابت وطباعت کے ساتھ تین جلدوں میں شائع ہوا ہے

(۱۸) ترجمہ سنن ابن ماجہ۔ یہ صرف ترجمہ ہے۔ زبان صاف اور سلیس ہے۔ مترجم کا نام تحریر نہیں ہے۔ حمیدیہ پریس دہلی سے ایک جلد میں شائع ہوا ہے اور وہیں سے مل سکتا ہے۔

ترجمہ طحاوی الموسوم بشرح معانی الآثار | (۱۹) ترجمہ طحاوی۔ تالیف امام ابوجعفر الطحاوی۔ مترجمہ مولوی احمد علی خطیب جامع مسجد لاہور۔ کتب حدیث کے مصنفین میں صرف امام طحاوی حنفی ہیں انھوں نے حنفیت کی روشنی میں یہ کتاب لکھی ہے اس لئے احناف کے نزدیک شرح معانی الآثار کی بڑی قدرو منزلت ہے۔ یہ ترجمہ چار جلدوں میں مع اعراب واسناد شائع ہوا ہے۔ زبان عام فہم اور سلیس ہے۔ شیخ الٰہی بخش تاجر کتب لاہور نے شائع کیا ہے عام طور پر ملتا ہے۔

ترجمہ موطا امام مالکؒ | (۲۰) کشف المغطا ترجمہ موطا۔ مولفہ امام مالک بن انس الاصبحی۔ مترجمہ مولوی وحیدالزماں صاحب

مولوی وحید الزماں صاحب کے تراجم کتب حدیث میں اولیت کا فخر اسی کو حاصل ہے۔ ترجمہ کی خوبی اور عمدگی کیلئے فاضل مترجم کا نام کافی ضمانت ہے۔ بخلاف دوسرے تراجم کے اس کا متن معرا ہی البتہ تشریح طلب احادیث پر مختصر التشریحات ہیں۔ کتابت وطباعت بھی اچھی ہے ب۱۲۹۶ھ میں مطبع مرتضوی میں چھپا ہے۔

ترجمہ موطا امام محمدؒ | (۲۱) تنویر المجد ترجمہ موطا امام محمد۔ تالیف امام محمد بن حسن الشیبانیؒ۔ مترجمہ مولوی عطاء اللہ خوشابی۔ یہ صرف ترجمہ نہیں بلکہ اس کو شرح کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ زبان سلیس اور بامحاورہ ہے۔ حدیث کی اصل عبارت باقی رکھی گئی ہے اور اس پر اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔ مطبع محمدی لاہور نے ۱۳۱۱ھ میں چھاپا ہے۔

ترجمہ سنن دارمی | (۲۲) ترجمہ سنن دارمی، تالیف ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن السمرقندی الدارمیؒ۔ باعتبار صحت اور علوئے اسانید یہ بڑے پایہ کی کتاب ہے۔ ملا علی القاریؒ کا قول ہے کہ اس کو ابن ماجہ کی جگہ صحاح ستہ میں داخل کرنا چاہیئے۔ اس میں ۱۵ ثلاثیات ہیں یعنی ایسی حدیثیں ہیں جو صرف تین تین واسطوں سے مروی ہیں۔ اس کی احادیث کی تعداد ۳۵۵۷ ہے۔ اس ترجمہ کا میرے پیش نظر جو نسخہ ہے اس کا سرورق موجود نہیں ہے۔ خود کتاب سے بھی مترجم، مطبع اور سن طباعت کا پتہ نہیں چل سکا۔ ترجمہ سلیس اور بامحاورہ ہے اس میں اصل عبارت نہیں ہے صرف ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہے۔ ابواب اور احادیث پر نمبر شمار ڈالے ہیں۔ تہذیب و ترتیب کے لحاظ سے اچھا نسخہ ہے صرف ایک جلد میں ہے۔ اس میں تشریحات نہیں ہیں۔

تراجم شمائل ترمذی | صحیح بخاری کی طرح شمائل ترمذی کے بھی متعدد ترجمے ہیں۔

(۲۳) شمائل نبوی۔ قدیم الطباعت ہے۔ ترجمہ بالکل تحت اللفظ ہے جس سے ایک ایک لفظ کے ترجمہ کا پتہ چلتا ہے۔ متن پر اعراب لگے ہوئے ہیں۔ مترجم اور مطبع کا نام اور سن طباعت تحریر نہیں۔

(۲۴) بہار خلد ترجمہ منظوم شمائل ترمذی۔ شمائل ترمذی کا یہ منظوم اردو ترجمہ ہے جو ۱۲۶۴ھ میں مطبع حاجی محمد حسین سے شائع ہوا ہے اصل احادیث بھی موجود ہیں۔ ترتیب یہ رکھی گئی ہے کہ پہلے حدیث لکھی ہوتی ہے پھر نیچے اس کا منظوم ترجمہ ہوتا ہے۔ نمونہ ملاحظہ ہو:۔

یہ فرماتے علی مرتضیٰ ہیں | کہ وصاف جناب مصطفیٰ ہیں
کہ تھا بیحد نہ طول قدِ اقدس | نہ تھا ایسا کہ ہو کوتاہ از بس
میانہ قد تھے مخدومِ دوعالم | سبھی قوم و قبائل سے معظم
میانہ قد مگر اس طرح کا تھا | کہ تھا مائل درازی کو وہ بالا

اس ترجمہ کے مترجم و ناظم کا تخلص "کانی" ہے۔ پورے نام کا پتہ نہیں چل سکا۔

(۲۵) خصائل نبوی۔ مترجمہ مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔ شمائل ترمذی کے تمام موجودہ تراجم میں یہ ترجمہ زیادہ مفید و مستند، با محاورہ اور سلیس ہے۔ حلِ لغات اور اسماء الرجال کے ضروری مباحث، اختلافِ مذاہب اور احناف کے ترجیحی دلائل بطور تشریحات اس میں شامل کردیئے گئے ہیں جس نے ترجمہ کی حیثیت کو شرح سے بدل دیا ہے۔ خود فاضل مترجم کے اہتمام سے شائع ہوا ہے اور انھیں سے مل سکتا ہے۔

(۲۶) ترجمہ شمائل ترمذی۔ مترجمہ مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی۔ شمائل ترمذی کا بلحاظ زبان و بیان اور استناد نہایت عمدہ ترجمہ ہے۔ دو کالم ہیں ایک میں اصل عبارت اور دوسرے میں ترجمہ ہے۔ اس میں تشریحات نہیں ہیں ۱۳۴۸ھ میں فاضل مترجم نے خود اپنے اہتمام سے دفتر اخبار "نجم" لکھنوی شائع کیا ہے۔

(۲۷) خصائل النبی۔ مترجمہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ شمائل ترمذی کا یہ بہت مختصر ترجمہ ہے۔ مترجم کے بیان کے مطابق چونکہ چھوٹے بچوں کے لئے لکھا گیا ہے اس لئے زبان نہایت سہل اور آسان ہے۔ حجم بھی کم ہے۔ خود مترجم نے امرتسر سے شائع کیا ہے۔

تراجم مشکوٰۃ المصابیح | صحاح ستہ کے بعد حدیث میں سب سے زیادہ تراجم "مشکوٰۃ" کے پائے جاتے ہیں۔

(۲۸) مظاہر حق ترجمہ و شرح مشکوٰۃ المصابیح۔ تالیف شیخ ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب البغدادی۔ مترجمہ مولانا قطب الدین صاحب دہلوی۔ مظاہر حق مشکوٰۃ کا نہایت مستند ترجمہ اور شرح ہے

مشکوٰۃ کا ترجمہ اولاً شاہ محمد اسحٰق صاحب دہلوی نے کیا تھا حضرت موصوف کے ایما پر ان کے شاگرد رشید مولانا قطب الدین صاحب نے اس کو شرح کی صورت میں منتقل کر دیا ہے۔ شرح میں مرقات، اشعۃ اللمعات اور حاشیہ سید جمال الدین سے مدد لی گئی ہے اور کہیں کہیں حضرت شاہ صاحبؒ کے فوائد بھی نقل کئے گئے ہیں۔ زبان اور انداز بیان پرانے ہیں۔ یہ شرح چار جلدوں میں چھپی ہے اور بہت متداول ہے عام طور پر ملتی ہے۔ پہلا نسخہ ۱۲۶۷ھ میں شائع ہوا اور آخری مرتبہ مطبع مجیدی نے کانپور میں نہایت عمدہ کتابت و طباعت اور کاغذ پر چھاپی ہے۔

(۲۹) رحمۃ المہداۃ ترجمہ مشکوٰۃ۔ مترجم کا نام تحریر نہیں ہے مگر انداز سے مولانا قطب الدین کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ ترجمہ تحت اللفظ اور بین السطور ہے۔ قرآن مجید کے انداز کتابت پر چھپی ہے۔ حواشی پر مختصر تشریحی نوٹ ہیں۔ یہ ترجمہ اہل حدیث حضرات کی جانب سے شائع ہوا ہے۔ متن پر اعراب لگے ہوئے ہیں۔ کتابت و طباعت بہتر ہے۔ "مطبع القرآن والسنۃ" امرتسر نے چار جلدوں میں چھاپا ہے۔ سن طباعت درج نہیں ہے۔

(۳۰) الملتقطات۔ یہ بھی مشکوٰۃ کا ترجمہ ہے اور تقریباً انہی خصوصیات کے ساتھ شائع ہوا ہے جو "رحمۃ المہداۃ" کی ہیں۔ البتہ کتابت و طباعت کی عمدگی کے علاوہ اس کا ترجمہ رحمۃ المہداۃ کے مقابلہ میں زیادہ سلیس اور بامحاورہ ہے۔ مترجم کا نام اور سن طباعت تحریر نہیں ہے۔

(۳۱) ترجمہ مشکوٰۃ۔ مظاہر حق کے علاوہ یہ ترجمہ مشکوٰۃ کے تمام ترجموں میں سب سے زیادہ پرانا ہے ۱۲۷۰ھ میں بمبئی سے دو جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ پہلی جلد باب زیارۃ القبور تک ہے۔ ترجمہ تحت اللفظ اور بین السطور ہے۔ اس میں تشریحی نوٹ نہیں ہیں البتہ متن پر اعراب لگائے گئے ہیں۔ مترجم کا نام درج نہیں ہے۔

(۳۲) ترجمہ مشکوٰۃ۔ بلحاظ سلاست زبان و بیان یہ ترجمہ مشکوٰۃ کے تمام موجودہ تراجم سے اچھا کہا جا سکتا ہے۔ صرف ترجمہ ہے۔ مترجم کا نام تحریر نہیں ہے۔ حمیدیہ پریس دہلی نے شائع کیا ہے۔ عام طور پر ملتا ہے۔

(۳۳) طریق النجات ترجمہ الصحاح من المشکوٰۃ۔ مترجمہ مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب۔ اس ترجمہ کی مابہ الامتیاز خصوصیت یہ ہے کہ اس میں صرف ان احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے جو صحیحین میں مذکور ہوئی ہیں۔

ترجمہ میں متن کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ امانت پریس حیدرآباد دکن سے شائع ہوا ہے۔ میں نے اس کا صرف پہلا حصہ دیکھا ہے ترجمہ سلیس اور با محاورہ ہے۔ کتابت و طباعت بھی عمدہ ہے۔

یہ سب مشکوٰۃ المصابیح کے تراجم ہیں اور بخاری اور شمائل ترمذی کی طرح متعدد ہیں۔

(۳۴) ترجمہ مسند امام اعظم | مولفہ شیخ ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمیؒ۔ مترجم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب

شیخ ابوالموید الخوارزمی متوفی ۶۶۵ھ نے امام اعظم کی مرویات کو "مسند امام اعظمؒ" کے نام سے جمع کیا ہے سند کے اعتبار سے اس کتاب کا پایہ محدثین کے نزدیک کچھ زیادہ بلند نہیں ہے۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب ابن جناب مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا ہے جو ۱۳۰۵ھ میں چھپا ہے ترجمہ کی عمدگی کے لئے مترجم کا نام کافی ضمانت ہے۔ [۵۱]

(۳۵) فیض الستار ترجمہ و شرح کتاب الآثار | تالیف امام محمد بن حسن الشیبانیؒ۔ مترجمہ مولوی عبدالعزیز بن عبدالرشید۔ فیض الستار۔ امام محمد بن حسن الشیبانیؒ کی مشہور تصنیف کتاب الآثار کا ترجمہ و شرح ہے۔ عبارت سلیس اور عام فہم ہے۔ متن پر اعراب لگے ہوئے ہیں۔ مشہور عالم مولوی محمد ابوالحسن مترجم فیض الباری نے ترجمہ پر نظر ثانی کی ہے جس نے ترجمہ کو قابل اعتماد بنا دیا ہے۔ مطبع گلزار محمدی لاہور نے ۱۳۰۹ھ میں شائع کیا ہے۔

(۳۶) تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار | تالیف حسن الصغانی مترجمہ مولوی خرم علی بلہوری (خلیفہ حضرت سید احمد شہیدؒ) مشارق الانوار مشہور کتاب ہے جو مشکوٰۃ المصابیح کے طرز پر مدون ہوئی ہے اس میں ۲۲۴۶ حدیثیں ہیں۔ اصل عبارت بھی باقی رکھی گئی ہے البتہ ترجمہ میں اسناد حذف کردی گئی ہیں مگر ماخذ کے حوالے بیان کردیئے گئے ہیں۔ ترجمہ کو با محاورہ اور سلیس کرنے کی امکانی کوشش کی گئی ہے مگر زبان پرانی ہوچکی ہے تاہم عبارت سلجھی ہوئی ہے ترجمہ کا سن ۱۲۴۹ھ ہے۔ راقم السطور کے علم میں کتب حدیث کا یہ سب سے پہلا ترجمہ ہے جو اردو میں شائع ہوا ہے۔ تشریحی فوائد میں مذاہب اربعہ بھی بیان کردیئے گئے ہیں اور بعض مقامات پر شیعیت اور بدعت کا ابطال بھی کیا ہے۔ یہ ترجمہ ابتک متعدد مطابع سے شائع ہوا ہے۔ میرے پیش نظر مطبع نظامی مجید کے نسخے

---

[۵۱] اصل میں حافظ عبداللہ حارثی نے مسند امام ابو حنیفہ تالیف کی تھی جو طرق و اسانید کی کثرت کی بنا پر ایک ضخیم مسند ہے۔ امام صدر الدین حصکفی نے اس کا اختصار کیا پھر علامہ ابن بزازی نے ابواب فقہیہ پر اس کی ترتیب کی۔ یہ اسی کا ترجمہ ہے۔ محدث ابوالموید خوارزمی کی تالیف "مسند الاعظم" [illegible] اس کی تالیف سے الگ ہے۔ بستان المحدثین ص ۱۲۔

ہیں جن کی صحت میں کافی احتیاط برتی گئی ہے اور جن کو دوسرے مطابع کے مطبوعہ نسخوں سے فی الجملہ اچھا کہا جا سکتا ہے

(۳۷) "تلخیص الصحاح ترجمہ تیسیر الوصول الی جامع الاصول" تالیف قاضی القضاۃ علامہ شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبدالرحیم البازری۔ مترجم مولوی محی الدین صاحب چیف جسٹس حیدرآباد دکن۔ تیسیر الوصول کی نہایت مہتم بالشان خصوصیت یہ ہے کہ اس میں صحاح ستہ کی جملہ احادیث کو اس طرح پر مرتب کیا ہے کہ اسناد اور مکررات احادیث حذف کردی گئی ہیں مثلاً ایک حدیث صحاح ستہ کی چند کتب یا سب کتب میں آئی ہے اس کو صرف ایک شمار کیا گیا ہے اور حوالے اور اشارات اس طرح کے دیئے گئے ہیں کہ اگر ایک حدیث متفق علیہ ہے تو اس کا اشارہ لفظ "متفق علیہ" سے کردیا ہے اور اگر وہ حدیث باختلاف مروی ہے تو اختلاف ظاہر کردیا گیا ہے اور اگر کم و بیش الفاظ کے ساتھ مروی ہے تو الفاظ کی کمی اور زیادتی صراحۃً بتلادی ہے۔ یہ التزام ہر ایک حدیث کے ساتھ رکھا گیا ہے چنانچہ مقدمہ میں مرقوم ہے۔

> "یہ التزام رکھا گیا ہے کہ صحاح ستہ کی عبارات بحال رکھی جائیں۔ صرف کیا یہ گیا ہے کہ ایک حدیث جس کو مختلف راویوں سے اصحاب صحاح نے مختلف عبارات میں لکھا ہے اس میں سے ایک کی پوری عبارت حدیث نقل کرکے یہ بتلا دیا گیا ہے کہ یہ حدیث کس کس کتاب سے اخذ کی گئی ہے اور دوسرے اصحاب نے ان الفاظ کے علاوہ کیا کیا الفاظ کم یا زائد بیان کئے ہیں مثلاً اخرجہ الستہ" ان احادیث کیلئے لکھا گیا ہے جن کو اصحاب صحاح نے ایک عبارت کے ساتھ روایت کیا ہے۔ وقس علیٰ ہذا۔

صحاح ستہ کی ہر ایک کتاب کی ترتیب چونکہ ایک دوسری سے تقریباً مختلف ہے اس لئے مؤلف نے عام سہولت کی غرض سے اپنی تالیف کو حروف معجمہ پر مرتب کیا ہے مثلاً حرف "الف" دس کتابوں پر مشتمل ہے۔ کتاب الایمان، کتاب الاعتصام، کتاب الامر بالمعروف، کتاب الاعتکاف، کتاب احیاء الاموات، کتاب الایلاء، اور کتاب الاسماء والکنیٰ وغیرہ وغیرہ پھر حروف کو ابواب اور ابواب کو فصول پر تقسیم کردیا گیا ہے۔ اس تقسیم نے احادیث مطلوبہ کی یافت میں بہت بڑی حد تک سہولت پیدا کردی ہے۔ اگر اس کتاب کو صحاح ستہ کی جامع اور مختصر

مختصر انسائیکلوپیڈیا سے تعبیر کیا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ مولوی محی الدین صاحب نبیرہ مولانا رشید الدین خاں دہلوی نے تیسیر الوصول کا تلخیص الصحاح کے نام سے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ بامحاورہ اور سلیس ہے۔ حدیث کی اصل عبارت کو باقی رکھا گیا ہے اور مزید سہولت کے لئے اس پر اعراب لگا دیئے ہیں۔ متوسط ضخامت کی چھ جلدوں میں مطبع صدیقی لاہور نے چھاپا ہے۔ سن ترجمہ وطباعت درج نہیں۔ لاہور کے تجارتی کتب خانوں سے مل سکتا ہے۔

جمع الفوائد | (۳۸) در الفوائد ترجمہ جمع الفوائد۔ تالیف علامہ محمد بن سلیمان رودانی۔ مترجمہ مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی۔ جمع الفوائد چودہ کتب احادیث کی تلخیص ہے جن میں صحاح ستہ کے علاوہ آٹھ کتابیں یہ ہیں۔ موطا امام مالک، مسند امام احمدؒ، مسند دارمیؒ، مسند ابویعلیٰ، مسند ابوبکرؒ اور معجمات ثلثۃ للطبرانی کبیر، اوسط، صغیر۔ تقریباً تیسیر الوصول جیسی کتاب ہے البتہ اس کا دامن انتخاب اس سے زیادہ وسیع ہے اس میں بھی ہر حدیث کے آخر میں روایت کے قوت وضعف کا اظہار کردیا ہے کہ کس درجہ میں یہ حدیث قابل عمل ہے۔ یہ ترجمہ جمع الفوائد کے جزو ثانی کے حصہ دوم کا ہے اس میں صرف وہ احادیث مذکور ہیں جن کا تعلق انسانی زندگی کے نہایت اہم شعبہ جات اخلاق وآداب اور تمدن ومعاشرت جیسے امور سے ہے۔ ترجمہ کی یہ خصوصیت ہے کہ اوپر اصل عبارت مع حاشیہ علامہ خالد دمشقی ہے اور نیچے اس کا بامحاورہ اور نہایت سلیس ترجمہ ہے۔ خود مترجم کی شخصیت ترجمہ کی عمدگی کے لئے کافی ضمانت ہے۔ فاضل مترجم نے اپنے اہتمام سے میرٹھ سے شائع کیا ہے۔ سن طباعت ۱۳۵۲ھ ہے۔

ادب المفرد | (۳۹) ترجمہ ادب المفرد۔ تالیف امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری۔ مترجم مولوی سید نور الحسن صاحب۔ امام بخاریؒ نے آداب نبوت واخلاق رسالت سے متعلق احادیث کو ایک جگہ جمع کردیا ہے جس کا نام ادب المفرد ہے۔ مولوی سید نور الحسن ابن نواب صدیق حسن خاں صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اصل عبارت باقی نہیں رکھی گئی صرف ترجمہ ہے۔ زبان اگرچہ بامحاورہ اور سلیس ہے تاہم قدامت کا الجھاؤ تکلیف دہ ہے۔ ترجمہ میں اسناد حذف کردی گئی ہیں۔ یہ کتاب چھ سو سے زائد ابواب پر مشتمل ہے۔ ضروری مقامات پر تشریحات بھی ہیں۔

ادب المفرد کا ایک ترجمہ سلیقہ کے نام سے مطبع خلیلی آرہ سے بھی شائع ہوا ہے۔ جو اول الذکر

ترجمہ سے قبل کا ہے مگر اس میں نقشِ اول کی تمام خامیاں موجود ہیں۔ نیز ادب المفرد کے جس نسخہ سے یہ ترجمہ ہوا ہے وہ بہت حد تک غلط اور مسخ ہے۔

سفر السعادت | (۴۰) ترجمہ سفر السعادت۔ مصنفہ علامہ مجدالدین فیروز آبادی (صاحب قاموس) علامہ مجدالدین نے ضروریاتِ زندگی میں کثرت سے پیش آنے والے واقعات سے متعلقہ احادیث کو فقہی طرز ابواب پر مرتب کیا ہے مولوی فقیر اللہ صاحب نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ زبان پرانی ہے۔ مطبع محمدی لاہور میں چھپی ہے۔ سنِ طباعت تحریر نہیں ہے۔ ترجمہ کے ساتھ مفید حواشی بھی چڑھائے گئے ہیں جن کی وجہ سے کتاب سے استفادہ کرنے میں بہت مدد ملتی ہے۔

سفر السعادت کا ایک ترجمہ اس ترجمہ سے قبل کلکتہ سے بھی شائع ہوا ہے۔

اربعین | (۴۱) عین الیقین ترجمہ اربعین۔ مصنفہ امام ابوحامد محمد الغزالیؒ۔ مترجمہ نواب سید صدیق حسن صاحب۔ امام غزالیؒ کی مشہور زمانہ کتاب اربعین کا جو "اسرار اصول دین" میں ہے اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب کی خوبی کے لئے مصنف کا نام اور ترجمہ کے لئے مترجم کا نام کافی ضمانت ہے۔ البتہ زبان پرانی ہے۔ جس میں تحت اللفظی کو کافی دخل ہے۔ مشکل مقامات کو فوائد کے اضافہ کے ذریعہ سے حل کر دیا گیا ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ کی قسم کا نقشِ اول ہے۔ مصنف کی اصلی عبارت بھی باقی رکھی گئی ہے۔ سنہ ۱۲۷۳ھ میں مطبع مصطفائی دہلی میں چھپا ہے۔

(۴۲) احیاء السنن | مولفہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ۔ اصل اور مکمل کتاب عربی میں ہے مگر اردو داں طبقہ کے افادہ کیلئے جا بجا حاشیہ پر ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب کا مقصد فقہ حنفی کو حدیث کی روشنی میں مدلل و مبرہن کرنا ہے جس کی صورت یہ اختیار کی گئی ہے کہ فقہ حنفی کے مسائل کی تائید و توثیق کے لئے وہ احادیث جن سے وہ مسئلہ ماخوذ ہے پیش کی گئی ہیں۔ اس کتاب سے بیک وقت تین فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اولاً فقہ حنفی کی اصلیت حدیث کی روشنی میں واضح ہو جاتی ہے۔ ثانیاً فقہ کے ساتھ ساتھ

حدیث کا علم بھی حاصل ہوجاتا ہے، ثالثاً فقہ حنفی کے مسائل کا ماخذ آسانی سے معلوم ہوجاتا ہے۔ کتاب متوسط ضخامت کے کئی حصوں میں شائع ہوچکی ہے۔ پہلا حصہ ۱۳۳۷ھ میں امداد المطابع تھانہ بھون سے شائع ہوا ہے۔

بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام | (۴۳) بلوغ المرام۔ مصنفہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ۔ مشکوٰۃ و مشارق الانوار کے طرز کی کتاب ہے۔ احادیث بحذف اسناد مشکوٰۃ وغیرہ کے طرز پر مرتب کی گئی ہیں۔ ترجمہ بین السطور ہے زبان پرانی ہے۔ متن پر اعراب لگے ہوئے ہیں۔ ۱۲۹۲ھ میں شیخ محی الدین تاجر کتب لاہور نے شائع کیا ہے۔

عمدۃ الاحکام | (۴۴) زبدۃ المرام فی ترجمہ عمدۃ الاحکام۔ مصنفہ حافظ تقی الدین ابو محمد عبدالغنی بن عبداللہ المقدسی۔ مترجمہ عبدالحمید۔ اوامر و احکام سے متعلق وہ احادیث جن میں شیخینؒ متفق ہیں ان کو عمدۃ الاحکام میں جمع کر دیا گیا ہے اور یہ مسلمات میں سے ہے کہ جو حدیث شیخین کے نزدیک متفق علیہ ہے اس کی صحت میں ذرہ بھر بھی شک و شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ ترجمہ اگرچہ بین السطور ہے مگر فی الجملہ اچھا اور سلیس ہے۔ متن کی عبارت پر اعراب لگے ہوئے ہیں۔ اسلامیہ پریس لاہور میں چھپی ہے۔ طباعت کا سنہ درج نہیں ہے۔

(۴۵) البلاغ المبین۔ مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور ۱۳۰۶ھ۔ شیخ محی الدین صاحب (اہلحدیث) تاجر کتب لاہور کی سعی سے (جنھوں نے کتب حدیث کے اکثر تراجم شائع کئے ہیں) فقہی ابواب کے طرز پر احادیث کی ترتیب کی گئی ہے۔ اس میں ترجمہ کے ساتھ حدیث بھی شامل ہے جس پر قرأت کی آسانی کے لئے اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔ ترجمہ کے ساتھ فوائد کا اضافہ بھی ہے۔ زبان کے لحاظ سے خاصہ کہا جا سکتا ہے۔ اہلحدیث حضرات کے لئے شرعی مسائل کا علم حاصل کرنے کے لئے اچھی کتاب ہے۔ ۵۱

اربعین | (۴۶) ظفر مبین ترجمہ اربعین امام نووی۔ مترجمہ حفاظت حسین پھلواروی۔ یہ مختصر رسالہ ہے جس امام محی الدین نووی شارح صحیح مسلم نے احکام شرعیہ جمع کئے ہیں۔ ۱۲۸۲ھ میں اس کا اردو ترجمہ ہوا جو بلحاظ زبان کافی پرانا ہے۔

(۴۷) قویم فی احادیث النبی الکریم۔ مصنفہ مولوی سخاوت علی صاحب جونپوری۔ مشکوٰۃ کے طرز کی

۵۱ اس کتاب کے اصل مصنف خود محی الدین ہی ہیں اور یہ کسی کتاب کا ترجمہ نہیں بلکہ خود ایک مستقل کتاب ہے۔ (برہان)

کتاب ہے۔ غالباً مصنف ہی نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ ۱۳۰۳ھ میں مطبع صدیقی جونپور میں چھپا ہے۔

منبہات | (۴۸) ترجمہ منبہات حافظ ابن حجر عسقلانی۔ مترجمہ محب اللہ۔ یہ مواعظ و نصائح کی احادیث کا مجموعہ ہے ترجمہ بین السطور ہے۔ زبان پرانی ہے۔ پہلی مرتبہ ۱۲۸۴ھ میں مطبع مصطفائی دہلی سے شائع ہوا ہے۔ بعد میں دوسرے مطابع نے بھی چھاپا ہے۔

(۴۹) رسالۂ نبویہ۔ مصنفہ و مترجمہ عبدالمنعم خاں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف ممالک کے بادشاہوں اور عرب کے اطراف و جوانب کے قبائل کو دعوتِ اسلام کے سلسلہ میں اور خود اپنے عمال کو احکام و مصالح کی تعلیم کے لئے مختلف مکتوبات تحریر کرائے تھے جو احادیث کی مختلف کتب میں منتشر ہیں ان مکتوبات کی تعداد باختلاف روایت ۱۲۶ یا ۱۳۹ ہے کتب احادیث سے ان تمام مکتوبات کو رسالۂ نبویہ میں جمع کر دیا ہے۔ کتاب کے دو کالم ہیں ایک میں اصل عبارت اور دوسرے میں ترجمہ ہے۔ ہر مکتوب کے ساتھ حل لغات اور وہ مسائل جو اس تحریر سے مستنبط ہوتے ہیں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ ترجمہ کی زبان سلیس اور شستہ ہے۔

خصائص کبریٰ | (۵۰) معجزات نبی الوری ترجمہ خصائص کبریٰ۔ مولفہ حافظ جلال الدین سیوطی۔ مترجمہ عبدالجبار خاں آصفی۔ حافظ جلال الدین سیوطی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں احادیث صحیحہ سے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا اتنا بڑا ذخیرہ یکجا کسی دوسری جگہ نہیں ملتا۔ یہ کتاب دو ضخیم جلدوں میں ہے۔ ترجمہ کی زبان سلیس اور شگفتہ ہے۔ مطبع مفید عام آگرہ سے کتابت و طباعت اور کاغذ کی ان تمام خوبیوں کے ساتھ جو اس مطبع کی نمایاں خصوصیت ہے شائع ہوا ہے

(۵۱) احادیث قدسیہ۔ مرتبہ و مترجمہ مولوی خلیل الرحمن برہانپوری۔ صحاح ستہ، مشکوٰۃ اور دیگر کتبِ حدیث سے احادیث قدسیہ کو ایک جگہ جمع کر کے بین السطور ان کا اردو میں ترجمہ کر دیا ہے۔ ترجمہ کی زبان پرانی ہے۔ جا بجا حواشی بھی لکھے گئے ہیں۔ ۱۳۱۵ھ میں مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوا ہے۔

الترغیب والترہیب | (۵۲) تبشیر وتنذیر ترجمہ الترغیب والترہیب۔ مصنفہ حافظ زکی الدین عبدالعظیم المنذری مشہور محدث حافظ منذریؒ نے ترغیب وترہیب کی احادیث کو مختلف کتب حدیث سے ایک جگہ جمع کیا ہے تبشیر وتنذیر اسی مجموعہ کے کچھ حصہ کا اردو ترجمہ ہے۔ دو کالم ہیں ایک میں اصل عبارت اعراب کے ساتھ ہے اور دوسرے کالم میں ترجمہ ہے۔ ترجمہ کی زبان سلیس اور بامحاورہ ہے چھوٹے چھوٹے متعدد حصے ہیں۔ ۱۳۲۶ھ میں مطبع انوری دہلی نے چھاپا ہے۔

تراجم حصن حصین | (۵۳) ظفر جلیل ترجمہ حصن حصین۔ مترجمہ نواب قطب الدین خاں دہلوی۔ حصن حصین کے نام سے علامہ جزریؒ نے احادیث صحیحہ سے اوراد وادعیہ کو جمع کیا ہے۔ ظفر جلیل اس کا اردو ترجمہ وشرح ہے۔ یہ ترجمہ متعدد مطابع میں چھپ چکا ہے۔

(۵۴) خیر متین ترجمہ حصن حصین۔ مترجمہ مولانا محمد احسن نانوتوی۔ حصن حصین کا یہ ترجمہ خیر متین کے نام سے مولانا محمد احسن نانوتویؒ نے کیا ہے جو اول الذکر ترجمہ کے بعد کا ہے اس لئے پہلے ترجمہ میں جو خوبیاں رہ گئی تھیں وہ اس میں پوری ہوگئی ہیں۔ زبان گو پرانی ہے مگر فی الجملہ صاف اور سلیس ہے۔ عام طور پر ملتا ہے۔

(۵۵) کہف المتین خلاصہ وترجمہ حصن حصین۔ شاہ محمد معصوم نے عام لوگوں کی سہولت کے لئے حصن حصین کا خلاصہ کر دیا ہے یہ ترجمہ خلاصہ کا ہے یہ بھی عام طور پر ملتا ہے۔

نور اللمعہ | (۵۶) کشف الظلمۃ فی ترجمہ نور اللمعہ۔ مصنفہ حافظ جلال الدین سیوطی۔ مترجمہ مولوی محمد علی مراد آبادی۔ علامہ سیوطیؒ نے جمعہ کے فضائل میں ایک رسالہ نور اللمعہ کے نام سے لکھا ہے جو چھ فصلوں اور ایک سو خصوصیات پر مشتمل ہے۔ جمعہ سے متعلق جس قدر احادیث مروی ہیں وہ سب اس میں جمع کر دی گئی ہیں۔ مولوی محمد علی مراد آبادی نے اس کا بامحاورہ اور سلیس اردو میں ترجمہ کیا ہے جو ۱۲۹۷ھ میں مطبع مطلع العلوم سے شائع ہوا ہے۔

(۵۷) ترجمہ ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ۔ مصنفہ شیخ عبدالحق دہلوی۔ مترجمہ مولوی سبحان بخش۔ ماثبت بالسنۃ میں شیخ عبدالحق دہلوی نے دوازدہ ماہ کے فضائل واعمال جو احادیث میں مذکور ہیں ان کو یکجا مرتب کردیا ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ جو اعمال بے اصل ہیں یا موضوع اور ضعیف احادیث سے ماخوذ ہیں ان کو بھی ظاہر کردیا ہے۔ ترجمہ گو تحت المتن ہے مگر زبان کے لحاظ سے خاصہ ہے۔ ۱۸۹۱ء میں مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوا ہے۔

سِرّالشہادتین (۵۸) ترجمہ سر الشہادتین۔ مصنفہ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی۔ یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جس میں امام حسنؓ اور امام حسینؓ کی شہادت کے اسرار سے متعلق وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جو بطور اخبار و پیشین گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات امامینؓ کے زمانۂ طفولیت میں بیان فرمائی تھیں یہ ترجمہ بین السطور اور تحت اللفظ ہے۔ پہلی مرتبہ مطبع کشمیر میں ۱۲۸۳ھ میں چھپا ہے۔ متن پر اعراب لگے ہوئے ہیں

(۵۹) چہل حدیث ترجمہ عصفوری۔ مصنفہ علامہ محمد بن ابی بکر۔ مترجمہ عبدالستار ٹونکی۔ عصفوری کے مرتب نے اس مجموعہ چہل حدیث میں یہ ندرت رکھی ہے کہ ہر حدیث کے ذیل میں بطور شرح مناسب حکایات اور احادیث وآیات اور صالحین کے اقوال بیان کئے ہیں جس سے یہ ایک عمدہ اخلاقی کتاب ہوگئی ہے۔ ترجمہ بلحاظ زبان وبیان نہایت سلیس اور شگفتہ ہے۔ ۱۳۲۶ھ میں فیض الدین تاجر کتب لاہور نے شائع کیا ہے۔

ترجمہ ریاض الصالحین (۶۰) ریاحین العابدین ترجمہ ریاض الصالحین۔ مصنفہ امام محی الدین نوویؒ۔ مترجمہ احمدالدین۔ علامہ نوویؒ (شارح مسلم) نے ریاض الصالحین میں اخلاق اور وعظ ونصائح سے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔ اس کتاب میں ۲۶۵ باب ہیں۔ ہر باب کی مناسبت سے پہلے کوئی آیت لکھتے ہیں پھر احادیث لاتے ہیں اور ضروری مقامات پر لغات ومعانی بھی بیان کرتے جاتے ہیں۔ ترجمہ بامحاورہ اور سلیس ہے دو جلدوں میں مطبع فاروقی میں چھپا ہے۔ طباعت کا سن تحریر نہیں ہے۔

موضوعات احادیث | (۶۱) ترجمہ الفوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ۔ تالیف علامہ محمد بن علی شوکانیؒ علامہ شوکانیؒ نے اس کتاب میں موضوع احادیث جمع کی ہیں، یہ کتاب ۲۴۲ عنوانات پر مشتمل ہے۔ دو کالم ہیں ایک میں موضوع احادیث اور دوسرے میں ان کا ترجمہ ہے۔ مطبع صدیقی لاہور نے ۱۳۰۵ھ میں شائع کیا ہے۔ مترجم کا نام تحریر نہیں ہے۔

اصول حدیث | (۶۲) سلعۃ القربہ بترجمہ وشرح النخبہ۔ مصنفہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ۔ مترجمہ مولوی عبدالحئی خطیب جامع رنگون۔ شرح النخبہ فن اصول حدیث میں نہایت جامع اور مختصر کتاب ہے، جو عام طور پر مدارس عربیہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ سلعۃ القربہ اس کا اردو ترجمہ ہے جو شرح کے طور پر کیا گیا ہے یہ ترجمہ زبان، کتابت وطباعت اور کاغذ کی جملہ خوبیوں کا حامل ہے۔

(۶۳) ترجمہ عجالہ نافعہ۔ مصنفہ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلویؒ۔ شاہ صاحب نے اصولِ حدیث میں یہ مختصر سا نہایت جامع رسالہ فارسی میں لکھا ہے۔ اس کا اردو میں ترجمہ ہو گیا ہے۔

لغتِ حدیث | (۶۴) انوار اللغت ملقب بوحید اللغات۔ مصنفہ مولوی وحید الزماں صاحب اگرچہ یہ لغت قطعاً ترجمہ نہیں ہے تاہم چونکہ اس میں نہایۃ ابن اثیر اور مجمع البحار سے بیشتر مدد لی گئی ہے اس لئے اگر اس کو ترجمہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ یہ لغت چھوٹے چھوٹے ۲۸ حصوں میں ہے "ابجد" کے ہر حرف کے لئے ایک حصہ مختص کر دیا گیا ہے۔ حدیث کے لغات اور فقروں پر اعراب لگائے گئے ہیں۔ انوار اللغۃ اہل سنت کی احادیث کے علاوہ امامیہ کی حدیث پر بھی محتوی ہے۔ مطبع احمدی لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ تالیف کی تاریخ "انوار اللغۃ" سے نکلتی ہے۔

اسماء الرجال | (۶۵) ترجمہ اسد الغابہ۔ مصنفہ علامہ ابن اثیر جزریؒ۔ مترجمہ مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی علامہ ابن اثیر جزریؒ متوفی ۶۳۰ھ نے اسد الغابہ میں ۷۵۰۰ صحابہ کے حالات قلمبند کئے ہیں۔ علامہ ذہبی کا بیان ہے کہ پہلے مصنفوں سے صحابہ کرامؓ کے حالات بیان کرنے میں جو فرو گذاشتیں ہو گئی تھیں ان کو علامہ ابن اثیرؒ نے

اسد الغابہ میں دور کردیا ہے اور ان کے اغلاط کی تصحیح کردی ہے۔ ترجمہ نہایت سلیس ہے۔ دس جلدوں میں مترجم نے خود اپنے اہتمام سے عمدۃ المطابع لکھنؤ سے ۱۳۲۸ھ میں شائع کیا ہے۔ اسمار کی ترتیب حروف تہجی پر ہے۔ اسد الغابہ کا مصری نسخہ پانچ جلدوں میں ہے۔

(۶۶) ترجمہ طبقات ابن سعدؒ۔ مصنفہ ابو عبداللہ محمد بن سعد کاتب الواقدیؒ۔ فنِ رجال میں طبقات ابن سعد بڑے پایہ کی کتاب سمجھی جاتی ہے یہ اوائل تیسری صدی ہجری کی تصنیف ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور ازواجِ مطہرات وصحابیات کے حالات نہایت بسط وتفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ تمام حالات محدثانہ طرز سند پر ہیں۔ ابن سعد کا شمار اسلام کے اول درجہ کے مورخین میں ہوتا ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۲۵ھ میں جرمن مستشرقین کی سعی وتصحیح سے ۱۱ جلدوں میں لیڈن سے شائع ہوئی ہے۔ دارالترجمہ آصفیہ حیدرآباد کی جانب سے مولوی عبداللہ العمادی اس کا اردو میں ترجمہ کررہے ہیں۔ یہ ترجمہ حسب اعلان دارالترجمہ ۲۲ جلدوں میں شائع ہوگا۔ ترجمہ کی خوبیوں کے لئے مترجم کا نام اور دارالترجمہ آصفیہ کی نسبت کافی ضمانت ہے۔

(۶۷) روض الریاحین ترجمہ بستان المحدثین۔ مصنفہ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلویؒ۔ مترجمہ مولانا عبدالسمیع صاحب دیوبندی۔ بستان المحدثین صاحب تصانیف محدثین کرام اور ان کی مصنفات کے حالات میں ہے۔ ترجمہ نہایت سلیس اور شستہ ہے بعض مقامات پر ضروری توضیحات بھی ہیں۔ اصطلاحات کا مفہوم حاشیہ پر لکھدیا گیا ہے۔ ۱۳۲۴ھ میں مطبع قاسمی دیوبند نے نہایت عمدہ کاغذ پر دیدہ زیب کتابت وطباعت کے ساتھ چھاپا ہے۔ لہ (منقول از فہرست تراجم اردو غیر مطبوعہ)

لہ لائق مقالہ نگار کی محنت اور سعی تلاش قابل داد ہے۔ مگر ہمارے علم کے مطابق ابھی یہ فہرست نامکمل ہے۔ اس میں المنتقیٰ لابن الجارود للموضوعات کبیر لملا علی قاری، مصنف ابن ابی شیبہ کا ایک باب جزء القرأت للامام البخاری اور جزء رفع الیدین للسبکیؒ کے تراجم کا اور اضافہ ہونا چاہیے۔

(برہان)